

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

خواتین کے لئے نماز پڑھنے کا مستحب وقت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہ عورت کو کس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے؟ کیا وقت کی ابتدا میں پڑھے یا مردوں کی جماعت کا انتظار کرے؟ اس کے بارے میں ذرا تفصیل بتائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدًا ومصليًا

عورتوں کی نماز کے مستحب وقت کے بارے میں کتب احناف میں عام طور پر دو طرح کے اقوال موجود ہیں :

(۱)۔ ایک قول یہ ہے کہ عورتوں کے لیے فجر کی نماز اول وقت (اندھیرے) میں پڑھنا مستحب ہے، اور

فجر کے علاوہ باقی چاروں نمازیں اس وقت پڑھنا مستحب ہے جب مرد حضرات مسجد کی جماعت سے فارغ ہو جائیں۔ جیسا کہ ذیل میں مذکور ہے۔

البنایة شرح الهدایة (۳۸/۲)

وعن مشایخنا أن للمرأة أن تصلى الفجر بغسل لأنه أقرب إلى الستر، وفي سائر الصلوات ينتظرن حتى يفرغ الرجال من الجماعة، وقيل الأفضل لها في الصلوات كلها أن تنتظر فراغ جماعة الرجال، كذا في "القنية...." إلخ

کما فی الدر المختار (۳۶۶/۱)

(والمستحب) للرجل (الابتداء) في الفجر (بإسفار والختم به) هو المختار بحيث يرتل أربعين آية ثم يعيده بطهارة لو فسد. وقيل يؤخر جدا؛ لأن الفساد موهوم (إلا لحاج بمزدلفة) فالتغليس أفضل كمرأة مطلقا. وفي غير الفجر الأفضل لها انتظار فراغ الجماعة.... إلخ
(۲) جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ عورتوں کے لیے تمام نمازیں اول وقت میں ہی پڑھنا مستحب ہے۔ جیسا کہ عبارات ذیل میں ہے۔

وفی حاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۳۴۷/۱)

ذكر شرح الهداية وغيرهم في باب التيمم أن أداء الصلاة في أول الوقت أفضل إلا إذا تضمن التأخير فضيلة لا تحصل بدونها كتكثير الجماعة؛ ولهذا كان أولى للنساء أن يصلين في أول الوقت؛ لأنهن لا يخرجن إلى الجماعة كذا في مبسوطي شمس الأئمة وفخر الإسلام. اهـ.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (۱۶۳۱)

أداء الصلاة في أول الوقت أفضل إلا إذا تضمن التأخير فضيلة لا تحصل بدونها كتكثير الجماعة ولا يتأتى هذا في حق من في المفازة فكان التعجيل أولى؛ ولهذا كان أولى للنساء أن يصلين في أول الوقت؛ لأنهن لا يخرجن إلى الجماعة.... إلخ

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (۱۲۵/۱)

وما ذكر من الدلائل الجميلة فنقول بها في بعض الصلوات في بعض الأوقات على ما نذكر.

لكن قامت الدلائل في بعضها على أن التأخير أفضل لمصلحة وجدت في التأخير..... وأما في الظهر فالمستحب هو آخر الوقت في الصيف وأوله في الشتاء..... لأن التعجيل في الصيف لا يخلو عن أحد أمرين: إما تقليل الجماعة لاشتغال الناس بالقلولة، وإما الإضرار بهم لتأديهم بالحر. وقد انعدم هذان المعنيان في الشتاء فيعتبر فيه معنى المسارعة إلى الخير.... إلخ

المبسوط للسرخسي (١٢٦/١)

ولأن في الإسفار تكثير الجماعة وفي التغليس تقليلها، وما يؤدي إلى تكثير الجماعة فهو أفضل لأن في التعجيل في الصيف تقليل الجماعات وإضراراً بالناس فإن الحر يؤذيهم فأما في الشتاء فالمستحب تعجيلها

ان مذکورہ بالا دونوں اقوال میں سے ہمیں دوسرا قول راجح معلوم ہوتا ہے، جس کی وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(الف): (قرآن کریم میں "مسارعة إلى الخير" کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

(وسارعوا إلى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقين) (آل

عمران: ١٣٣)

اسی طرح بعض احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مثلاً ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ "

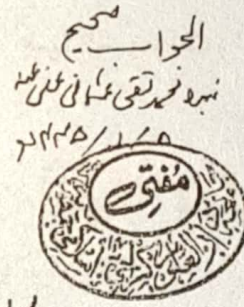
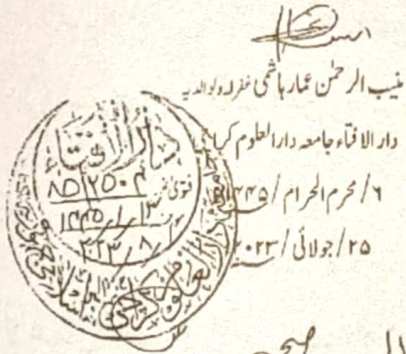
أى الاعمال أفضل؟" قال: الصلاة لاول وقتها"۔

نیز اصل یہ ہے کہ کسی بھی حکم شرعی کو واجب ہونے کے بعد حتی الامکان جلد از جلد انجام دیا جائے، اور اس میں بلا وجہ تاخیر نہ کی جائے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز بھی اول وقت میں ہی پڑھنا مستحب ہو۔ تاہم مردوں کو چونکہ جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہے اور جماعت جتنی زیادہ ہو اتنا بہتر ہے، اس لئے اس مصلحت کی خاطر شریعت نے بعض نمازوں کی جماعت کو تھوڑا مؤخر کر کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً فجر میں اسفار کا حکم ہے، اور گرمیوں کی ظہر میں ابراد کا حکم ہے، لیکن چونکہ عورتوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم نہیں ہے اس لیے ان کے بلکہ ہر اس شخص کے حق میں جو باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی حاضری سے معذور ہے، یہ مصلحت مفقود ہے، لہذا ان کے لئے اول وقت میں ہی نماز پڑھنا مستحب ہونا چاہیے۔ (کمانی التبیان (کمانی

تبویب: (۷۱۱۵۸۷۱)

(ب): حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے کہ اگر فجر و ظہر میں لوگ جمع ہو جائیں تو پھر تعجیل افضل ہے، یعنی بغیر تاخیر کیے اگر تکثیر جماعت ہو جائے تو پھر مردوں کے لیے بھی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں فجر کی نماز جلدی پڑھنا اسی فائدے اور مصلحت کے پیش نظر ہوتا ہے کہ سب لوگ بسہولت جماعت میں شریک ہو سکیں۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے حق میں بھی تعجیل مستحب ہے۔ کمانی العرف الشذی شرح سنن الترمذی (۱۷۵۱/۱)

خلاصہ یہ ہے کہ ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے حق میں مستحب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نماز کا وقت داخل ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ اس کے بعد جلد از جلد نماز ادا کر لیں۔ اور مردوں کی نماز کا انتظار نہ کریں۔



الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف عثمانی
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱ محرم الحرام / ۱۳۳۵ھ



الجواب صحیح
مکتبہ دارالافتاء
۱۶ محرم الحرام / ۱۳۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف عثمانی
۱۱ محرم الحرام / ۱۳۳۵ھ
۱۲ جولائی / ۲۰۲۳

الجواب صحیح
مکتبہ دارالافتاء
۱۶ محرم الحرام / ۱۳۳۵ھ

الجواب صحیح
مکتبہ دارالافتاء
۱۶ محرم الحرام / ۱۳۳۵ھ